No. L. 89. Registered.

اخبار نور افشاں لودیانہ



نمبر (۷) مطبوعہ ۱۷ فروری ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستہ اخبارات

منیلا سے خبر آئی کہ امریکہ کی فوج نے مالابون پر قبضہ کرلیا۔

فلپنو کے لشکر جنگل کی آڑ میں امریکن فوج سے برابر لڑ رہے ہیں لیکن آہستہ آہستہ ہٹائے جاتے ہیں تاہم امریکہ کے کئی افسر اور ۷۰ سپاہی مارے گئے۔

زوب کے پولٹیکل ایجنٹ کپتان سٹینٹن اور اُن کی میم صاحبہ پر ہواخوری کرتے ہوئے ایک بلوچی سوار مسمی ناز محمد نے حملہ کیا۔ صاحب بہادر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ بعد ازاں سوار مذکور بازار میں تلوار کو گھماتا پھرا۔ پھر ریلوے کی آڑ میں لڑتا رہا۔ آخر کار گولی سے چت کیا گیا۔

ملکہ معظمہ نے پادری ایچ۔ وایٹ ہیڈ کو جو کلکتہ میں تھے مدراس کا بشپ مقرر فرمایا اور پادری جی۔ اے۔ لیف رائے دہلوی کو لاہور کا بشپ بنانا پسند فرمایا۔ پنجاب کے مسیحی پادری لیف رائے کے بشپ ہونے سے بہت خوش ہونگے۔

انا صاحب نوجوان والی ریاست میراج کوٹی پور میں مر گئے۔ ایک ہفتہ بیمار رہے۔

ڈاکخانہ فیض آباد کے دو ماتحتوں کو ۵-۵ سال قید سخت ہوئی کہ خطوں کے ٹکٹ اتار لیتے اور انکو پھر بیچ ڈالتے تھے۔

صاحب سشن جج بریلی نے ایک ہی مقدمہ ڈکیتی میں پانچ آدمیوں کو سزائے پھانسی کا حکم دیا۔

نوں سے ایک دستہ فوج نے جاگر گومٹی کی برجیں اُڑا دیں۔ باغیوں کو منتشر کر دیا۔

قتل پونا کے ملزم بالکرشن چاپیکر کے سرکاری گواہ تین بھائی ہیں جن میں سے ۹ کی شام کو دو بھائی گنیش شنکر دراوڑ اور رام چند نشانۂ بندوق بنائے گئے۔ تیسرا بھائی نیلکنٹھ بچگیا وہ شہادت دیگا۔ قاتل بھی گرفتار ہوگیا۔

پونا میں صوبیدار فوج جو لعلت ڈاکہ پکڑا گیا اُس کا نام غزن خاں ہے۔ اس کے ساتھ دو فوجی سپاہی بھی ڈاکہ میں شامل تھے۔ ملزموں نے ۹ جگہہ ڈاکہ مارا تھا۔ دو گرجوں پر بھی ہاتھ صاف کیا تھا۔

مقدمہ رشوت ستانی متھرا میں جیلر رہا ہوا دو نو سب انسپکٹر پولیس سزایاب ہوئے۔

کوئٹہ میں جس حجام نے اپنے بیٹے کو قتل کیا اُس کو ایک سال قید ہوئی اور جس نے ایک بنئے کا گلا لوٹنے کے لئے کاٹا تھا اُسکو دس سال قید سخت۔

میجر ڈین پولٹیکل افسر ملاکنڈ کلکتہ میں پہنچے اور یہہ قرار پایا کہ چکدرہ سے سادو تک گاڑی کے لایق سڑک بنائیں۔

کراچی میں طاعون پھر سر اُٹھا رہا ہے لوگوں کو ٹیکا و تعمیل قواعد پر مائل کر رہے ہیں۔

سلطانپور میں ایک انسپکٹر پولیس معطل کیا گیا اور اُسپر الزام ہے کہ ایک ساہوکار سے ۴ ہزار رشوت لیا۔

معزول مہاراجہ جھالاوار پر بنارس میں چند

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری-ای-ایم-ویری صاحب-ڈی-ڈی-ایڈیٹر
پادری ایچ-گولکناتھ صاحب+پادری غلام مسیح صاحب اسسٹینٹ
پادری طالب الدین صاحب بی-اے+پادری پی-سی اوپل صاحب اسسٹینٹ ایڈیٹرز

پونا میں قتل در قتل

دامودر چاپیکر اور بالکرشن چاپیکر کا تیسرا

بھائی واسدیو چاپیکر ہے۔ اب تک اس پر کسی نے ہاتھ نہیں ڈالا تھا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ گنیش شنکر دراوڑ اور رام چند کا قاتل واسدیو چاپیکر ہے- ہر دو مقتول استغاثہ کی طرف سے گواہ تھے- واسدیو چاپیکر نے رام جی پانڈو پونا کے چیف کنسٹبل کو قتل کرنا چاہا تھا مگر وہ بچ نکلا-رام جی پانڈو نے شہادت استغاثہ بہم پہنچانے میں بہت کوشش کی تھی-۸ فروری کو یہی کنسٹبل دن بھر کی دوڑ دھوپ کے بعد گھر کو جاتا تھا کہ ایک بکشاٹ کی گولی پیٹھ میں لگی-وہ ڈگمگایا اور پگڑی گر پڑی لیکن درد محسوس نہ کیا اور اپنا رستہ لیا-تب ایک رہگذر نے اُس کو جلتے ہوئے کپڑوں پر متوجہ کیا- گھر جاکر معلوم کیا کہ کسی قدر زخم بھی آیا ہے- بالکرشن کا مقدمہ ۹ فروری کو پیش ہونا تھا اور یہہ سمجھا گیا کہ سرکاری گواہوں کو خوف زدہ کرنے کے یہہ ہتھکنڈے ہیں- مقدمہ ۹ فروری کو پیش نہ ہو سکا کیونکہ ستی مجسٹریٹ صاحب کی طبیعت ناساز تھی- واسدیو چاپیکر ۸ تاریخ کی شام کو فراشخانہ میں بلایا گیا- فراشخانہ پونا کا ایک اصطلاحی لفظ ہے جہاں مجرم لوگ حوالات میں رہتے ہیں- واسدیو چاپیکر کو اپنے بھائی کے مقدمہ کے متعلق شہادت دینے کو بلایا تھا- اِسکو پولیس بخوبی جانتی تھی- واسدیو آیا اور کسی کو کسی قسم کا شبہ نہیں تھا-شام کا وقت تھا مسٹر بروئن صاحب افسر پولیس اس پر سوالات کر رہے تھے جب کہ اُسی چیف کنسٹبل رام جی پانڈو نے کہ جس کو تین روز پہلے خفیف سی گولی لگی تھی یہہ بات منہہ سے نکالی کہ چاپیکر قوم ہی بد ذاتوں کی ہے- یہہ سُنکر واسدیو غصہ سے لال پیلا ہو گیا- دفعتاً جس چادر کو اوڑھے ہوئے تھا اُتار کر پھینکدیا اور ایک ریوالور جو چھپائے ہوئے تھا چیف کنسٹبل کی طرف جھونکدی-گولی اُس کے بدن کو چھو کر گذر گئی- مسٹر براؤن نے معاً واسدیو کو پکڑا اور زمین پر گرا دیا- یہہ ریوالور ایک پُرانے ڈھنگ کی آگے سے بھرنے والی تھی اور دو نالی کیا بلکہ چھہ نالی تھی اور سب نالیاں لدی ہوئیں-اِس وقت واسدیو نے خود کہدیا کہ دراوڑ و رام چند کا قاتل میں ہوں اور ایک دوست راناڈے کا نام بتلایا کہ وہ مددگار تھا- دونوں گرفتار کئے گئے اور مقدمہ چلتا ہے۔

امریکہ اور باشندگان جزائر فلپائن میں لڑائی شروع ہو گئی ہے-۵ فروری کی شام کو فلپنو فوج نے امریکہ کے سپاہیوں پر حملہ کیا- تمام رات لڑائی رہی امریکہ والوں نے فتح پائی اور فلپنو فوج کو شہر ہو آنہ سے ہٹا دیا- تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا کہ فلپنو لوگوں کے چھکے چھوٹ رہے ہیں- پہاڑوں کو بھاگ گئے- دو ہزار قتل اور ۱۵۰۰ قیدی بنائے گئے اور ساڑھے تین ہزار مجروح۔

آج کل تعلیم یافتہ اہل ہنود اپنے آبا و اجداد کی بت پرستی اور واہیات خیالوں اور رسموں سے شرمندہ ہو کر ان دستوروں کے لئے عذرات پیش کرنے لگے ہیں چنانچہ ہمارے نامہ نگار پادری غلام مسیح صاحب نے "بنگالہ میں مذہبی میلان" کی سرخی سے اِن عذرات کی خوب دھجیاں اُڑائی ہیں جیسا کہ نورافشاں کے مطالعہ سے معلوم ہو گا-

بعض اہل ہنود یہہ عذر پیش کرتے ہیں کہ بتوں کی پرستش تو نہیں ہوتی بلکہ صرف نیت لگانے کے لئے ایک نشان مقرر کر رکھا ہے- یہاں ایک سوال لازم آتا ہے کہ اگر یہہ بات سچ ہے تو کیا سبب ہے کہ اگر نیچ ذات یا یورپین کسی بُت کو چھو لیں تو پھر وہ بُت نیت لگانے کے لئے کام میں نہیں آسکتا- یہہ اعتراض بھی بخوبی وارد ہوتا ہے کہ اہل ہنود ہزارہا کوس کا سفر گوارا کر کے کالی-جگن ناتھ-ہردوار-رامیشور وغیرہ بتوں کی زیارت کرنے کے لئے کیوں جاتے ہیں۔

---

۴ و ۵ جنوری کو مقام الہ آباد میں یوریشین اینڈ انگلو انڈین ایسوسی ایشن کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوا- مسٹر جسٹس ناکس کرسی نشین ہوئے- اِس ایسوسی ایشن نے فی الحال اپنی انجمن کا نام ہندوستان کی انگلو انڈین اینڈ یوریشین ایسوسی ایشن کی جنرل کونسل رکھا- اِس کا دوسرا جلسہ ۲۵ دسمبر ۱۸۹۹ء کو ہو گا- اِس انجمن کی کارروائی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہند کی یوریشین قوموں میں بہت ترقی ہو رہی ہے۔

کمال خوشی کی بات ہے کہ بشپ تھوبرن صاحب اپنی کلیسیا کی طرف سے مقرر کئے گئے تاکہ جزائر فلپائن میں جاکر دریافت کریں کہ یہاں خداوند کا کام کیونکر جاری کیا جاوے یقین ہے کہ اُن کی کوشش سے جزائر مذکورہ بالا میں مشن جاری کئے جائیں گے۔

❀ ❀

❀

کرنے کو پھرتا ہے۔ اور عصائے راستی کو ہاتھ میں پکڑنے سے انکار اور عار کرتا ہے۔ ہاں یہہ وہی ہے جو اپنی کمزور سست یا بیڈول فربہی کو اپنے حسن و جمال کا آثار سمجھتا ہے۔ اور اپنی راہ و روش یا نازیبا اداؤں کو ایک بیش قیمت زیور تصور کرتا ہے۔ اور اپنی جھوٹی اصلاح یا تعجب انگیز لباس کو اپنے لئے نئی اور امیرانہ پوشاک خیال کرتا ہے۔ اور الٰہی راستبازی کو نہیں پہنتا۔ ہاں یہہ وہی ہے جو اپنی غلطی اور خطا کی مکروہ بیماری سے جلد تر قریب المرگ ہے۔ پر علاج حقیقی کا خواستگار اور حکیم کامل کا طلبگار نہیں۔ شعر

قائل مرض خطا ہے شریعت نہیں دوا
ہوگی شفا تبھی۔ جو مسیحا طبیب ہو

خدا کا شکر ہے کہ راقم مضمون کو دینی کتابوں اور رسالوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کیا یہہ بائبل ہی نے اُس کو تعلیم نہیں دی؟

مسیحی ناظرین راقم مضمون کے حق میں آپ دعا کریں کہ وہ جلد تر ایک دل اور درست اعتقاد بنے کیونکہ مقبولیت اور طاقتِ بائبل ضرور اُس کی دامن گیر ہوئی ہے اور اپنی طرف کھینچ لانے کو تیار ہے۔ کیونکہ خداوند کا کلام بے انجام نہیں لوٹتا۔

ہاں راقم مضمون نے اپنی قومی مفلسی اور مشنری صاحبان کی دولت کا بھی کچھ ذکر کیا ہے۔ ناظرین مشنری صاحبان اپنے ہم ملک بھائیوں کی نسبت بہت ہی قلیل التنخواہ ہیں۔ تو بھی اِس کمی کو خیال میں نہیں لاتے پر راقم مضمون تو ہمارے ہی بھائی ہیں۔

ہم یہہ بھی جتا دیتے ہیں۔ کہ یہہ بھی ایک ازلی اور الٰہی اور قدرتی امر ہے۔ رشک اور حسد کو اپنے دل میں جگہہ دینا شیوۂ دانشمنداں نہیں۔ لو ہم بھی راقم مضمون کی ہمدردی میں ایک آدھ اور شعر لکھ دیتے ہیں۔

تہیدستان قسمت راچہ سود از گنج پنہانی
کہ در ماں از چشمہ حق تشنہ لب دارد تو تحر را

ہمارا ارادہ تھا۔ کہ راقم مضمون کو ایک بہت لمبا سا جواب دیں۔ پر ہم نے جلد سازی کا کام مطلق نہیں سیکھا کہ ازادی تہہ جلد کے لئے ایک طرف ابری اور ایک طرف کاغذ او بیچ میں بھرتی رکھدیں۔ اِس لئے ہم اِسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ بقول سعدی۔ ؎

سخن آنگہ کند حکیم آغاز
کہ زنا گفتنش خلل زائد

راقم
دینا ناتھ شاد

پیارے نورافشاں

ای پیارے نورافشاں تُو تو حقیقت میں اسم بامسمیٰ ہے۔ تو نور کی کرنوں کو حقیقت میں انسان کے اندھیرے دل میں لے جاکر چمکاتا ہے۔ تو نور کو ایسے چھڑکتا ہے۔ جیسے بہشتی سوکھی زمین پر پانی چھڑکتا ہے۔ ٹھیک اِسی طرح تو حقیقی نور کو انسان کے سوکھے دل میں چھڑکتا ہے تو بھی یہہ کہا گیا ہے کہ۔ نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اُسے دریافت نہ کیا۔ کیونکہ اُس کے کام بُرے تھے۔ حقیقی نور مسیح ہے۔ جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

پیارے نورافشاں بندہ آپکی خدمت شریف میں ایک عرض کرنے کو حاضر ہوا ہے۔ کہ بندہ نے رسالہ مسیحی پرچہ نمبر ۹ مطبوعہ ماہ ستمبر ۱۸۹۸ء میں دیکھا کہ کسی نامہ نگار صاحب نے اپنی رائے سوال و جواب کے پیرایہ میں تحریر کی ہے جس کے ساتھ ہم متفق تو نہیں ہیں۔ لیکن اپنے پیارے ہمسر کی کوشش کی داد دیتے ہیں کہ واقعی بڑی محنت کی ہے۔ مگر تب بھی ہم نے ایوب کی کتاب کی بابت کچھ کہنا کہ۔ سو آپ مہربانی کرکے کسی گوشہ میں درج فرماویں۔ تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

مسیحی مطبوعہ ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۲۰۹ میں ہمسر یوں تحریر کرتے ہیں۔ ایوب کی کتاب ہمارے خیال میں کسی تواریخی واقعات کو بیان نہیں کرتی۔ بلکہ ایک ڈراما ہے۔ کون کہیگا کہ ڈراما یا ناٹک میں جو امور دکھائے یا بیان کئے جاتے ہیں ضرور واقعی ہوتے ہیں۔

ای پیارے ناظرین پہلے آپ اِس بات کو مدنظر رکھیں کہ ڈراما اُس نظم کو کہتے ہیں جو تماشہ گاہ میں گاتے جاتے ہیں۔ مثلاً اندر سبھا وغیرہ وغیرہ۔

اب ہم اپنے نامہ نگار کی خاطر دلیلیں کلام اللہ میں سے دینگے۔ جن سے ثابت ہو گا کہ ایوب کی کتاب ڈراما نہیں ہے۔ بلکہ ایک حقیقی واقعات اور سچی تواریخ کو بیان کرتی ہے۔ ایوب کی کتاب یا ایوب کی لائف ہے۔

دلیل اوّل۔ ایوب ایک حقیقی آدمی تھا۔ جو عوض کی سرزمین میں رہتا تھا۔ اور عوض ابراہیم کا بھتیجا نحور کا بیٹا تھا۔ جو ملکہ نحور کے لئے جنی تھی۔ غالباً ایوب بھی اسی خاندان کے دُور کے رشتہ سے تھا اور سام کی اولاد میں سے تھا۔ دیکھو (پیدایش ۲۲ باب ۲۰ آیت)

دلیل دوم۔ ایوب کوئی فرضی شخص نہ تھا اور نہ اُس کی لائف بک ڈراما ہے اور یہہ کہنا کہ کسی تواریخی واقعات کو بیان نہیں کرتی درست نہیں۔ کیونکہ ہر زمانہ کے دیندار مسیحی اور یہودی ایوب کی کتاب کو ایک سچی تواریخ اور حقیقی واقعات مانتے چلے آئے ہیں۔ مگر یہہ خیال کہ ایوب کی کتاب ایک ڈراما ہے۔ اُنیس صدیوں کا خیال ہے۔ جو پیارے ہمسر نے غالباً کسی انگریزی اخبار کی نقل کی ہے۔

ایوب کی کتاب کا مصنف حضرت موسیٰ تھا اور یہہ کتاب پیدائش کی کتاب کے بعد لکھی گئی۔ کیونکہ زمانہ کے لحاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ نے یہہ کتاب اُس وقت

لکھی جب وہ مدیان میں تھا۔ موسیٰ ڈراما لکھنے والا نہ تھا اور نہ کبھی موسیٰ نے تمثیلی کلام کیا کیونکہ موسیٰ کی پانچ کتابوں یعنے توراۃ سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ نے جو کچھ لکھا وہ سچی تواریخ اور حقیقی واقعات کا بیان قلم بند کیا۔ تو پھر کس طرح سے موسیٰ نے ایک ڈراما لکھا جب کہ کوئی کمپنی اور تماشہ گاہ موجود نہ تھا۔ ہم سچائی سے کہہ سکتے ہیں کہ موسیٰ کی تصنیف میں نہ قصے اور نہ کہانیاں اور نہ شاعرانہ کلام بلکہ سچی تواریخ ہے۔ اگر بالفرض ایوب کی کتاب ایک ڈراما ہے۔ تو بھی ہم ایمان کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ سچا ڈراما اور حقیقی واقعات کا بیان ہے۔ سو موسیٰ نے ایوب کی کتاب میں سچے واقعات اور حقیقی تواریخ کو ہر زمانہ کے دیندار لوگوں کے واسطے لکھا ہے تاکہ سب دیندار ایوب کی آزمایش اور صبر کو اپنا نمونہ سمجھیں اور موسیٰ کی تصنیف سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ ناٹک کا ڈراما لکھنے والا نہیں تھا۔ کیونکہ موسیٰ کی تصنیف ہمارے پاس موجود ہے۔ اس میں نہ قصے ہیں اور نہ تشبیہہ اور نہ تمثیلیں اور نہ شاعرانہ کلام۔ سو موسیٰ سچی تواریخ اور حقیقی واقعات کا ذکر کرتا ہے۔ ای پیارے ہمسر ایوب کی کتاب پر ایسے خیالات جمانا کہ وہ ایک ڈراما ہے درست نہیں؛

دلیل سویم۔ ایوب کی ساری زندگی کے حالات ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس کا تمام خاندان اور اُس کے مال و دولت کی فہرست ہم تک پہنچی ہے۔ تو پھر ہم کس صورت سے مان لیویں کہ ایوب کی کتاب یا ایوب کی لائف ایک ڈراما ہے۔ مثلاً اُس کے تین بیٹے۔ یمیمہ۔ قصیاہ۔ قرنہپوک اور ایوب کی بیٹیاں جو اُس زمانہ میں نہایت خوبصورت تھیں کہ اُن کے مقابلہ میں خوبصورت کوئی نہ تھی۔ اور ایوب کے جان پہچان۔ اُس کے دوست آشنا اور اُس کی جورو اور تمام خاندان اور اُس کے نوکر چاکر۔ اور گھوڑے گدھے۔ بیل۔ بھیڑ بکریاں۔ کھیت اور ملکیت اور مال و دولت واسباب سب کچھ ایوب کی سچی تواریخ میں قلم بند ہے۔ اور اُس کے علاوہ ایوب (۱۴۰) برس کا بوڑھا ہو کر مرا اور اپنی اولاد کی چوتھی پشت دیکھی۔ تو پھر کس خیال سے ایوب کی کتاب ناٹک کا ایک ڈراما ہو سکتی ہے کیا یہہ انیس صدیوں کا خیال نہیں ہے؟

دلیل چہارم۔ ایوب کی کتاب میں جس کو ہمارا ہمسر ایک ڈراما کہتا ہے۔ اس میں حقیقی آدمیوں کا ذکر پایا جاتا ہے جن کے نسب نامہ کی فہرست ہمارے پاس موجود ہے۔ یہہ شخص الیہو بن برکی ایل بوزی نحور کا پوتا بیٹا تھا اور ملکہ نحور کے لئے جنی تھی (دیکھو پیدایش ۲۲ باب ۲۱ آیت)۔

پھر ایوب کے دوست تیمنی الیفز عیسو کا بیٹا تھا۔ جو عدہ عیسو کے لئے جنی تھی دیکھو (پیدایش ۳۶ باب ۱۱ آیت) ایوب کا ایک دوست بلدد شوخی تھا۔ یہہ ابرہام کا بیٹا تھا۔ جو قتورہ ابرہام کے لئے جنی تھی دیکھو (پیدایش کی کتاب ۲۵ باب ۲ آیت) ۱۔ تواریخ ۱ باب ۳۲ آیت سے ۳۶ تک نسب نامہ میں دیکھو تو آپ کو ملیگا۔ چونکہ جب ایوب کے دوستوں کا حسب و نسب ہم کو ملتا ہے کہ وہ فرضی نہ تھے۔ تو کیا یہہ دوست جو ایوب سے بحث کرنے آئے تھے ہوا سے بحث کرتے تھے۔ جب ایوب ایک فرضی شخص تھا اور اُس کی کتاب ایک ڈراما ہے تو اس سے ہر طرح سے ثابت ہے کہ ایوب ایک حقیقی شخص تھا اور اُس کی لائف ایک سچی واقعات اور یقینی تواریخ ہے یہاں تک کلام خدا سے ثابت ہے اور آگے دیکھیں گے۔

دلیل پنجم۔ ای ناظرین اگر ایوب کی کتاب ایک ڈراما ہوتی۔ تو اور نبی اُس کی بابت اپنی کتابوں میں کیوں لکھتے اِس واسطے کہ وہ ایک ڈراما ہے۔ برخلاف اس کے نبی اس کا یوں ذکر کرتے ہیں کہ وہ حقیقی شخص تھا۔ بلکہ نبی کا درجہ رکھتا تھا۔ لو حزقیل نبی تو ایوب کی شخصیت ثابت کرتا ہے اور اُس کے زمانہ کا شروع بتلاتا ہے۔ تو پھر ای پیارے ہمسر ایوب کی کتاب کس طرح اور کس وجہ سے ایک ڈراما ہو سکتی ہے۔ ذرا غور کرنا اور اُسپر سوچنا کہ خدا اِس بھید کو اپنی روح القدس سے آپ پر اور مجھ پر کھولے۔

حزقیل نبی اپنی کتاب میں یوں لکھتے ہیں۔ ہر چند یہہ تین شخص نوحؔ اور دانئیل اور ایوبؔ اس میں موجود ہوتے تو خداوند کہتا ہے کہ وے اپنی صداقت سے فقط اپنی ہی جانوں کو بچاتے . . . . (حزقیل ۱۴ باب ۱۴ آیت) تو خداوند یہواہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم ہر چند یہہ تین شخص اُس کے درمیان ہوتے۔ تو بیٹوں کو نہ بچاتے اور نہ بیٹیوں کو۔ فقط وے ہی بچ جاتے پر ملک بیچراغ ہوتا . . . (۱۴ باب ۱۶-۱۸ آیات) اور نوح اور دانئیل اور ایوبؔ اُس کے درمیان ہوتے۔ تو خداوند یہواہ کہتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم کہ وے نہ بیٹے اور نہ بیٹی کو چھڑاتے وے اپنی صداقت سے اپنی ہی جانوں کو چھڑاتے (۱۴ باب ۲۰ آیت)۔ ای پیارے ایوب کی کتاب کو ڈراما خیال کرنے والے حزقیل نبی تو ایوب کی شخصیت ثابت کر رہا ہے۔ جس نے تو مان لیا ہے کہ ایوب ایک حقیقی شخص تھا۔ بلکہ ایوب کا اور اُس کے زمانہ کا ذکر دو بڑے نبیوں کے ساتھ کرتا ہے تو کیا دو حقیقی نبی اور ایک اُن کے ساتھ فرضی ہو سکتا ہے۔ ہر صورت ایوب ایک حقیقی شخص تھا اور اُس کی کتاب ایک سچی تواریخ اور اُس کی لائف ایک حقیقی واقعات کا بیان ہے اور ہمارے واسطے ایک نمونہ ہے کہ ہم ایوب کی طرح صابر ہوویں۔ نہ کہ جیسے میرا پیارا کہتا ہے کہ ایوب کی کتاب ایک ناٹک کا ڈراما ہے اور ہر دیندار اُس کو سچی تواریخ مان لیتا ہے (حزقیل ۱۴ باب ۱۴ اور ۱۶ و ۱۸ و ۲۰ آیتیں)

دلیل ششم۔ ایوب ایک صابر شخص گذرا ہے جو ہر زمانہ کے لوگوں کے واسطے صبر کا نمونہ ہے۔ بائبل مقدس میں تین بڑی آزمائشوں کا ذکر ہے۔ اول آدم کی آزمایش

جو گناہ میں گر گیا۔ دوئم ایوب۔ جو آزمایش میں صابر نکلا۔ سوئم مسیح جو ہر طرح سے آزمایا گیا۔ اور کامل نکلا۔ آدم اُن کے لئے نمونہ ہے جو گناہ کرنے اور آزمایش میں گر جاتے ہیں اور ایوب اُن کے لئے نمونہ ہے جو آزمایش میں صبر کرتے اور ہر طرح سے اپنا بھروسا خداوند پر رکھتے ہیں اور مسیح ہمارے واسطے کامل نمونہ ہے۔ بلکہ ہر بات میں جو ہماری زندگی میں واقع ہوتی ہے۔ مسیح ہر بات میں کامل نمونہ ہے سو پیارے ناظرین آپ ایوب کی کتاب کو ڈراما خیال نہ کرنا۔ کیونکہ وہ ہمارے صبر کا نمونہ ہے۔

یعقوب رسول اپنے خط میں ہماری ہدایت کرتا ہے۔ جیسے لکھا ہے (اے بھائیو ایک دوسرے پر نہ کڑکڑاؤ کہ تم پر الزام نہ لگایا جاوے۔ دیکھو انصاف کرنے والا دروازے پر کھڑا ہے۔ اے بھائیو جو نبی خداوند کا نام لے کے فرماتے تھے۔ اُن کے دُکھ اُٹھانے اور صبر کرنے کو نمونہ سمجھو۔ دیکھو ہم اُن کو جو صبر کرتے ہیں نیکبخت سمجھتے ہیں۔ تم نے ایوب کے صبر کا حال سُنا ہے۔ اور خداوند کی طرف سے جو انجام ہوا جانتے ہو کہ وہ بڑا دردمند اور مہربان ہے) (یعقوب ۵ باب ۱۰ و ۱۱ آیات دیکھو)

اِن آیتوں سے بخوبی روشن ہوتا ہے کہ ایوب کی شخصیت اور اُس کی کتاب کے کُل احوال اور اُس کے صبر کو یعقوب رسول نے مان لیا۔ بلکہ ایوب کا نام نبیوں کی فہرست میں لیا کہ جو نبی خداوند کا نام لے کے فرماتے تھے اُن کے دُکھ اُٹھانے اور صبر کرنے کو نمونہ سمجھو۔ تو نبیوں کی فہرست میں خاص ایوب کا نام یعقوب رسول نے لیا ہے تو پھر کس صورت سے ایوب کی کتاب یا لائف ایک ناٹک کا ڈراما ہو سکتی ہے۔ جب کہ نبیوں اور رسولوں نے اُس کے صبر کو نمونہ سمجھا ہے۔ علاوہ اِس کے یعقوب رسول ایوب کے صبر کا انجام بتلاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تم جانتے ہو کہ اُس کے صبر کا انجام کیا ہوا اور خداوند دردمند اور مہربان ہے جیسے خدا نے ایوب کے ساتھ دردمندی کی کہ اُس کی تکلیفوں سے رہائی دی اور اُس پر مہربانی کی کہ پہلی حشمت سے زیادہ ایوب کو خدا نے اپنی مہربانی سے اقبالمند کیا۔ پھر کس وجہ سے میرا پیارا ہمسر کہتا ہے کہ ایوب کی کتاب ایک ڈراما ہے۔ اور ایوب کے صبر کو ہر زمانہ کے ایماندار نمونہ سمجھتے آئے ہیں اور یعقوب رسول بھی مانتا ہے کہ ایوب کے صبر کو ایک نمونہ سمجھو۔ اگر ایوب کی کتاب ڈراما ہوتی تو رسول کو یہہ کہنے میں کچھ عذر نہ تھا کہ ایوب کے ڈراما کو ایک نمونہ سمجھو۔

اے پیارے ناظرین ایوب ایک حقیقی آدمی تھا۔ اور اُس پر جو جو واقعات گذرے وہ سچی تواریخ ہے۔ کیونکہ ہم کو خدا کے کلام سے ایوب کی ساری سرگذشت کا سراغ ملتا ہے۔ اور اُس کی کتاب حقیقی واقعات کو بیان کرتی ہے۔ اے پیارے مسیحی میں سوال و جواب لکھنے والے ہم ایوب کی کتاب کو ہرگز ہرگز ڈراما نہ مانیں گے۔ تا وقتیکہ آپ خدا کے کلام سے ہم پر یہہ ثابت نہ کر دیں کہ ایوب کی کتاب ناٹک کا ایک ڈراما ہے۔ سو ہماری طرف سے عذر ہے۔ اب میں بسبب طوالت کے زیادہ نہیں لکھ سکتا ہوں۔ اور ہم نے جہاں تک ایوب کی کتاب کو حقیقی تواریخ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے خدا کے کلام ہی سے کی ہے اور باہر کی کوئی دلیل درمیان میں نہیں لائے ہیں اور نہ اپنے خیال ظاہر کئے ہیں۔ مگر جو کچھ ہم کو خدا کے کلام سے معلوم ہوا ہم نے لکھ دیا۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ ایوب کی کتاب ایک سچی تواریخ اور حقیقی واقعات ہے اور خدا نے ہماری ہدایت کے لئے اپنے بندے موسیٰ کے وسیلے سے لکھوائی۔ تا کہ ہم ایوب کے صبر کو مسیحی صبر کا نمونہ سمجھیں جو کہ صدہا زمانے پیشتر واقع ہوا تھا۔

اب میری التماس پیارے نامہ نگار سوال و جواب لکھنے والے سے یہہ ہے کہ میں تو سیکھنے والا ہوں۔ نہ عالم اور نہ فاضل اگر میں غلطی پر ہوں تو آپ خدا کے کلام سے نہ کہ عقلی دلیلوں سے۔ بلکہ کلام حق سے مجھ پر ثابت کر دیں۔ میں بلا عذر مان لُونگا۔ کیونکہ میں کلام حق کے سیکھنے کا متلاشی ہوں۔ اب میری خداوند سے یہہ دعا ہے کہ خدا اپنے کلام کے بھیدوں کو اپنے روح القدس سے ہم پر روشن کرے۔ فقط آمین ثم آمین۔

پوبلیس لنٹولس کا خط رومی سرکار کیطرف یسوع مسیح کی بابت جسکا ترجمہ ولیم ڈیلگٹی صاحب نے اُردو میں کر کے ہمکو تبلایا اور ہم نے فایدہ عام کیواسطے نور افشاں کی خدمت میں ارسال کیا تا کہ بہت لوگ اِس سے فائیدہ اُٹھاویں۔

خط

عام دستور یہہ تھا کہ رومی حاکمان بلکہ لوگوں کو بھی بڑی باتوں کی بابت جو اُن کے علاقوں میں ہو رہی تھیں اطلاع دیویں۔ تابیرس۔ یعنے طبریاس قیصر کے وقت پوبلیس لنٹولس یہودیا کا اعلیٰ حاکم تھا اُس نے یہہ خط ہمارے نجات دینے والے یسوع مسیح کی بابت رومی سرکار کو لکھا۔ ہمارے اِن دنوں ایک شخص بنام یسوع مسیح جو بڑا نیکوکار ہے ہمارے درمیان زندہ ہے۔ بلکہ عوام سے نبی منظور کیا جاتا ہے۔ پر اُس کے شاگرد اُس کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ وہ مُردوں کو اُٹھاتا ہے اور ہر طرح کی بیماری

لیکن جب تک کہ انسانی صورت اختیار نہ کرے تو اُس میں اور انسان میں محبت کا باہمی رشتہ نہیں ہو سکتا" مجھے کمال تعجب اِس بات پر ہو کہ بابو شیشر کمار کے خیال میں پیار و نرمی ظاہر کرنے کے لئے ضرور تھا کہ کرشن جی عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے کے لئے شوہر کا رشتہ اختیار کریں۔ کیا ایسا پیار رشتہ باپ اور بچوں کے درمیان یا بھائی و بہن کے ساتھ نہیں ہو سکتا اور کہ رشتہ مذکورہ بالا خود مصنف کے خیال میں پسند کے لایق نہ تھا اُن کے ایک چھوٹے سے فقرہ سے خود ہی ظاہر ہو جاتا ہے اور وہ یہہ ہے "کہ جب سوامی گور نگانے راس لیلا کی تاکہ اُس کا مطلب بیان کریں کہ وہ کیا ہے تو وہاں ایک عورت بھی موجود نہ تھی" بس شیشر بابو کے آیڈیل نے کرشن کی بد اتیازی و بیہودگی سے اجتناب کیا۔ لیکن ذیل کے اقتباس سے بیہودگی سے بھی کچھ زیادہ ثابت ہوتا ہے جس بد چلنی کے بچاؤ کے لئے مصنف اپنی پازٹیو و نیگیٹیو فلاسفی کی آڑ میں پناہ لیتے ہیں وہ اقتباس مندرجہ ذیل ہے۔ سری کرشن چندر بلی سے روکے گئے یہہ چندر بلی نندا بن کی جوان عورت اور رادھا کی رقیب تھی اور جس کا پیار رادھا کے پیار کی مثل خالص و سچا نہ تھا بلکہ بہت کچھ بناوٹی تھا۔ اب یوں ہوا کہ جب سری کرشن رادھا کے یہاں اگلی رات کو جا رہے تھے چندر بلی اُن سے راہ میں جا ملیں اور قریب قریب جبر کر کے اُن کو اپنے مکان میں جو باغ کے کنج میں تھا لے گئیں۔ اگرچہ سری کرشن اُن کے ہمراہ جانے پر رضامند نہ تھے (شاید چند لمحہ کے لئے سری کرشن کی ضمیر دوسری جورو بنانے پر چین ہوئی) تاہم سری کرشن انکار کرنے کے غیر مہذبانہ فعل پر اختیار نہ رکھکر اُس کے ساتھ ایک رات بسر کرنے پر راضی ہوگے اور جب وہ رادھا کے پاس پہنچے جس کو اُنہوں نے اُس رات محروم و مایوس رکھا تھا تو اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہوئے اور گھبراہٹ سے کانپتے جاتے تھے۔ رادھا اُن کی اِس عاجزی سے اُن کو معاف کر دیتیں مگر صرف اِس ایک خیال سے معاف نہ کیا کہ اُنہوں نے چندر بلی کے دانتوں کے نشان سری کرشن کے رخساروں پر دیکھے جو اب تک باقی تھے اور اِس سے اُن کا غصہ یہاں تک بھڑکا کہ اُنہوں نے آیندہ کو سری کرشن سے کسی طرح کا واسطہ و تعلق رکھنا نہ چاہا اور سری کرشن سے کہا کہ وہ اُس پیار کے مستحق نہیں ہیں جو اُن سے وہ اب تک رکھتی تھیں۔ اور کہ اب آیندہ کو وہ سری کرشن کے پیار حاصل کرنے کو اپنے پیار سے فتح کرنے کی کوشش نہ کرینگی۔ بلکہ نمایشی و بناوٹی پیار سے اُن کا پیار حاصل کرینگی۔ اِس پر سری کرشن رادھا کے قدموں پر گر پڑے اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اُن کے قدموں کو پکڑ لیا۔ اُن الہی ہاتھوں سے جو مثل آم کی نرم کونپل کے ملایم تھے۔ اور جن ہاتھوں سے وہ انسان کو برکت دیا کرتے تھے۔ لیکن رادھا نے سری کرشن کی منت و سماجت پر کچھ ترس نہ کھایا اِس حصہ کی لیلا کو مان کہتے ہیں۔ اِس بیان پر مصنف یہہ فٹ نوٹ لکھ کر حاشیہ چڑھاتے ہیں کہ جب مشہور مہاتما و شاعر جادو مان لیلا کو لکھ رہے تھے تو اُن پر یہہ الہام ہوا کہ وہ سری کرشن کے رادھا کے قدموں پر گر کے معافی مانگنے کے واقعہ کو لکھیں لیکن وہ خداوند القادر کے اِس عاجزانہ فعل کو لکھ نہیں سکتے تھے کہ وہ اِس طور پر عاجزی کریں اور اِسلئے وہ لکھنے کی چیزوں کو چھوڑ کر غسل کرنے کو چلے گئے لیکن جب وہ غسل کرنے گئے تھے اتنے میں سری کرشن نے جادو کی صورت اختیار کی اور اُس چوپائی کو جسے جادو نے لکھنے سے انکار کیا تھا لکھدیا (صفحہ ۲۸ و ۲۹ بابو بنکم بہت زور سے رادھا اور جادو کے بیان کی تردید کرتے ہیں۔ لیکن شیشر بابو اُنکی بد چلنیوں کو پازٹیو و نیگیٹیو فلاسفی سے (جو وشنو فلاسفی ہے)۔ بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اِس وشنو فلاسفی کا خیال اِن دو اصولوں کی ہستی یعنے پازٹیو اور نیگیٹیو کی نسبت یہہ ہے کہ پازٹیو مذکر یا پیدا کرنے والی ہستی ہے۔ اور نیگیٹیو مونث یا پیدا شدہ ہستی ہے۔ پازٹیو اصول کشش کرنے والا ہے۔ اور نیگیٹیو کشش کی گئی شے ہے اِس طرح پر وشنو تعلیم کے مطابق اعلیٰ درجہ کی عبادت وہ ہے جس میں عابد روحانی طور پر عورت کی صورت اختیار کر کے خالص محبت سے معبود کے ساتھ جو اکیلی مذکر ہستی ہے یگانگت حاصل کرتا ہے اور رادھا کامل نمونہ ایسے عابد کا ہے۔ فقط۔ باقی آیندہ

راقم

غلام مسیح۔ از مین پوری

ہر روز کی ہدائتیں

(۱) وہ بات کہ جسے تم نہیں چاہتے ہو کہ خدا سُنے ہرگز نہ کہو۔

(۲) وہ کام کہ جس کو تم نہیں چاہتے ہو کہ خدا دیکھے کبھی مت کرو۔

(۳) وہ باتیں کہ جنہیں تم نہیں چاہتے ہو کہ خدا پڑھے مطلق نہ لکھو۔

(۴) جہاں تم نہیں چاہتے ہو کہ خدا تمکو پاوے وہاں نجاؤ۔

(۵) جس کتاب کو تم خدا سے چھپانا چاہتے ہو اُسے مت پڑھو۔

(۶) ایسا خیال کہ جسے تم نہیں چاہتے ہو کہ خدا معلوم کرے اپنے دل میں نہ رکھو۔

(۷) اپنا وقت ایسے کاموں میں صرف کرو کہ اگر خدا اُنکی بابت بازپرس کرے تم خوشی سے جواب دے سکو۔

واقعات آئین اور رائے

مسیحی برادری۔ میتھوڈسٹ مشن کی کلیسیا میں تجویز ہو رہی ہے کہ باقاعدہ برادری بناوے جس سے پرانی رکاوٹ کی ہچکچی کیچاوی گی جو بعض نو مریدوں میں اب تک پائی جاتی ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ میتھوڈسٹ مشن کا اس سے کیا مطلب ہے ہم اُس وقت تک اِس معاملے میں اپنی رائے نہیں دیں گے جب تک مفصل حالات شائع نہ ہوں۔

روس میں بائبل کی اشاعت۔ روس میں آج کل بائبل کی اشاعت بڑے زور شور سے ہو رہی ہے اور خوشی کی بات ہے کہ گورنمنٹ اور تاجر کالپوٹروں کی مدد کر رہے ہیں سرکار اور تاجروں نے اجازت دیدی ہے کہ کالپوٹر معہ اپنی کتابوں کے بکسوں کے ریل اور جہاز پر بلا کرایہ سفر کر سکتے ہیں ؎

مبارک مقصد۔ کلکتہ کے نئے بشپ صاحب نے ظاہر کیا ہے کہ میرا یہہ مقصد نہیں ہے کہ میں اور مذہبوں یا کلیسیاؤں کی مخالفت کروں بلکہ یہہ کہ گناہ کی مخالفت کرکے اُس کو دور کروں۔ ہمارے خیال میں بڑی ضرورت ہے کہ سب کلیسیائیں خواہ وہ کسی فرقے سے متعلق ہوں متفق ہو کر گناہ کے برخلاف جنگ کریں اور ہر ایک کلیسیا کی یہی کوشش ہو کہ وہ کہاں تک گناہ کے دور کرنے میں کامیاب ہوتی ہے۔

لایق تعریف کامیابی۔ ہم کو یہہ سنکر خوشی ہوئی ہے کہ مسٹر جویل لال واعظ بی۔ اے۔ نے علاوہ بی۔ اے۔ کی ڈگری حاصل کرنے کے چھہ سات سو روپئے کے قیمتی تین سونے کے تمغے انگریزی اور عربی زبانوں کے حاصل کئے ہیں۔ ہم مسٹر لعل اور سینٹ مشن دہلی کو جس کے وہ ممبر ہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ یہہ پہلا موقعہ ہے جب کہ پنجاب کے مسیحی کو عربی زبان کے لئے تمغہ ملا ہے کاش کہ ہمارے اور مسیحی نوجوان بھی اپنی تعلیم میں محنت کرکے مسٹر لعل کی طرح نام حاصل کریں۔

آریا سماج اور بدھوا بواہ۔ آریا سماج کے اخبار عموماً بدھوا بواہ کی بڑی حمایت کرتے ہیں مگر آریا سماج کے سابق پنڈت دیانند سرستی جی نے اپنی مصنفہ کتاب ستیارتھ پرکاش میں ویدوں کا حوالہ دیکر دو جوں میں بدھوا بواہ کو ناجایز ٹھہرا کر نیوگ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ کیوں آریا سماجی اپنے گرو کی اس تعلیم کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم نہایت خوش ہونگے اگر آریا سماج کا کوئی اخبار اس کا سبب ظاہر کرے اور پتہ دے کہ آیا اب تک کسی آریا نے اپنی بیوہ بیٹی یا بہن کا نیوگ کی ریتی کے بموجب بیاہ کیا ہے یا نہیں۔

زنانہ ممتحن۔ کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس کے امتحان میں مس چندرمکھی بوس۔ ایم۔ اے۔ جو پادری نبوون موہن بوس متعلقہ ریفارمڈ پریسبٹرین چرچ ڈیرہ دون کی دختر نیک اختر ہیں جنہوں نے ڈیرہ دون کے کرسچن گرلس سکول سے انٹرنس کا امتحان پاس کیا تھا اور مس زیبا ہیاشیم ایم۔ اے۔ فلسفہ اور انگریزی کے مضامین میں ممتحن مقرر کی گئی ہیں۔ امید ہے کہ اور یونیورسٹیاں بھی اِسکی تقلید کرینگی۔

چرچ مشنری سوسائٹی کا سو سالہ جلسہ۔ اِس جلسے میں جو انگلستان میں ہوگا شامل ہونے کے لئے چند ہندوستانی خادم الدین ممالک مغربی و شمالی سے پادری۔ ڈبلیو ستیل صاحب اگرہ کے اور پادری الیس نہال سنگھ صاحب الہ آباد کے۔ پادری۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ کلارک صاحب جنوبی ہندوستان کے رہنے والے تشریف لے جاویں گے۔ ہم نے سنا ہے کہ پنجاب سے بھی چند صاحبان جاویں گے مگر اُن کی نسبت کوئی تحقیق خبر نہیں ملی۔ ہم کو پوری امید ہے کہ ان صاحبان کا ایسے موقعے پر ولایت تشریف لے جانا اُن کے اپنے اور ہندوستانی کلیسیاؤں کے لئے مفید ہوگا۔

مشہور دہریہ کا مسیحی ہونا۔ پرنسپل بول صاحب نے کیمبرج یونیورسٹی میں وعظ کرتے ہوئے فرمایا کہ میں کسی قدر یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ مسٹر جان سٹوارٹ مل جو انگلستان کا مشہور دہریہ تھا اور جس نے اپنے خیال کے ثبوت میں بہت سی کتابیں بھی لکھی ہیں جن کو پڑھکر اس ملک کے تعلیم یافتہ نوجوان دہریہ ہونے کا فخر کرنے لگتے ہیں مرنے سے پہلے مسیح پر ایمان لایا۔ ڈاکٹر مول کو مسٹر مل کے ڈاکٹر نے جو اُنکی آخری بیماری کے وقت اُن کا علاج کرتا تھا اِس امر کی خبر دی ہے اور ڈاکٹر موصوف کی بات کو سچا جانتے ہیں۔ ہم اِس امر میں اتنا کہہ سکتے ہیں کہ دہریہ ہونا انسان کی فطرت کے برخلاف ہے اور بہت سے جو دہریہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں سچ مچ خدا کی ہستی کے تو منکر نہیں ہوتے مگر گناہ آلودہ زندگی کے سبب سے کہ جس میں وہ پڑے ہوئے ہیں ایسا یقین کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ کوئی خدا نہیں ہے۔ جیسا کہ چور یا اور کوئی مجرم جرم کرنے کے وقت خیال کرتا رہتا ہے کہ مجھ کو کوئی دیکھ نہیں رہا یا جسطرح سے شتر مرغ شکاری کے خوف سے آنکھیں بند کرکے خیال کرتا ہے کہ اب شکاری مجھ کو نہیں دیکھتا۔

عالمگیر صلح۔ آج کل شاہنشاہ روس کی صلح کی تجویز پر ولایت میں بڑے زور شور سے چرچا ہو رہا ہے۔ چنانچہ ۱۳ جنوری سے مسٹر ڈبلیو۔ ٹی۔ سٹیڈ کی ایڈیٹری سے ایک ہفتہ وار اخبار بنام (جنگ برخلاف جنگ) نکلنا شروع ہوا ہے۔ ارادہ کیا گیا ہے کہ یہہ اخبار تین مہینوں تک جاری رہے۔ مسٹر سٹیڈ نے